Chapter 67 سورة الملک The only ruler (Allah)

آیات 30

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾

1- کس قدر رفراوانیوں اور خوشگواریوں کی مالک اور ثبات واستحکام اور نشو ونما عطا کرنے والی وہ ذات ہے جس کے ہاتھ میں لامحدود اختیار واقتدار ہے۔ اور اس نے ہر شے پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾

2-(اُس نے نشو ونما کے لئے متضاد عناصر میں کشمکش کا اصول کارفرما کر رکھا ہے۔ چنانچہ) یہ وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا۔ مقصد اس سے یہ ہے کہ تمہیں آزمایا جائے کہ تم میں سے کون ہے جو (زندگی اور موت کے عرصے کے دوران) ایسے کام کرتا ہے جو حسین وجمیل ہوں۔ اور یہ بھی ہے کہ وہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے مصیبت ومشقت سے محفوظ کر لینے والا ہے (عفو)۔

الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

3-(اور) یہ وہی اللہ ہے جس نے تہہ در تہہ سات یعنی متعدد آسمان دُرست توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کئے۔ تمہیں رحمٰن کی تخلیق کردہ (کائنات) میں کہیں بے ترتیبی یا عدم تناسب نظر نہیں آئے گا۔ تم (ایک بار نہیں) بار بار نگاہ کو لوٹا کر دیکھو، تمہیں کوئی دراڑ یا درز دکھائی نہیں دے گی۔

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾

4-(جو انکار کرنے والے ہیں وہ اللہ کی اس آگاہی کو جھٹلا کر دکھائیں۔ اور اللہ بار بار اعلان کر رہا ہے کہ) تم پھر دوبارا (اللہ کے نظامِ کائنات پر) اپنی نگاہوں کو لوٹا کر دیکھو (اور بار بار غور کرو کہ کہیں اس نظام میں کوئی نقص، سقم، شگاف نظر آتا ہے۔ تم غور کرتے رہو، آخر کار) تمہاری نگاہ حیران ہو کر تھک کر لوٹ آئے گی (اور تمہیں سارے نظام میں کوئی شگاف نظر نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ تم مسلسل اپنی نگاہوں سے اس قدر مشاہدہ اور جائزہ لیتے چلے جاؤ گے کہ اس کے بعد

تمہاری نگاہیں مزید غور کرنے اور دیکھنے سے جواب دیں جائیں تو اس وقت) بھی وہ نامراد ہی رہیں گی (حسیر) (اور اللہ کے نظام میں کوئی نقص نہیں ڈھونڈ سکیں گی)۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ⑤

5-اور ہر تحقیق گواہ رہے گی (وَلَقَد) کہ وہ آسمان یعنی وہ بلندیاں جن کا تعلق دنیا سے (نظر آتا ہے)، اسے ہم نے عظیم الشان چراغوں سے (یعنی سورج، چاند، تاروں، سیاروں، کہکشاؤں وغیرہ سے) آراستہ کر رکھا ہے۔ (حالانکہ انسان کی دنیا ایسے مقام پر بھی بسائی جاسکتی تھی جہاں کائنات سنسان اور اندھیری دکھائی دیتی اور انسان ان آسمانی چراغوں کے حسن سے محروم رہ جاتا۔ مگر اسی آسمانِ دنیا میں ایسا نظام بھی کارفرما کر رکھا ہے کہ) جسے ہم نے شیطان کے لئے ایسا بنا دیا (یعنی ان تخریبی قوتوں کے لئے ایسا بنا دیا کہ جب وہ طے شدہ حدوں سے نکلیں گی تو) وہ پتھروں کی برسات کی زد میں آ جائیں گی (رجوماً)۔ اور پھر ایک بھڑکتی ہوئی آگ (سعیر) ان کے لئے سخت عذاب بن جائے گی جسے ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥

6-اور ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا یعنی جنہوں نے اللہ کے نشوونما دینے والے قوانین کی خلاف ورزی کی اور اُنہیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کس قدر بُرا آخری مقام ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ⑦

7-چنانچہ جب وہ لوگ (جہنم) میں ڈال دیے جائیں گے تو اس سے چیخ و پکار کی کرب انگیز آوازیں سنائی دیں گی۔ اور وہ جہنم پُرجوش اور طوفان انگیز ہوگا۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧

8-(نازل کردہ صداقتوں اور حقائق کو تسلیم نہ کرنے والے گروہوں میں سے) جب بھی کوئی گروہ اس جہنم میں ڈالا جائے گا تو یوں لگے گا کہ وہ شدتِ غضب سے پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ وہاں کے داروغہ یعنی وہ جنہوں نے وہاں ہر چیز پر نظر رکھی ہوئی ہوگی (اس گروہ) سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو تمہیں تمہاری غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرتا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ⑨

9- وہ جواب دیں گے کہ ہاں واقعی ہمارے پاس ایسا آگاہ کرنے والا آیا تھا۔لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا(اوراس کی باتوں کو سچ نہ مانا اور کہہ دیا کہ تُو جو کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے)اور ہم نے کہا تھا! کہ اللہ نے تم پر کوئی چیز بھی نازل نہیں کی اورتم صرف بہت بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔(بہر حال، یہ تھا ہمارا ردّیہ جو ہم نے تباہیوں کی خبر دینے والے کے خلاف اختیار کرر کھا تھا)۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾

10-اوروہ کہیں گے کہ(اصل بات یہ ہے کہ صحیح بات کو ہم سننا ہی گوارہ نہیں کرتے تھےاور نہ ہی ہم عقل وفکر سے کام لیتے تھے۔ہم یونہی ہٹ دھرمی اور اندھی تقلید کی بناء پراس کی مخالفت کرتے رہے)۔اگرہم (ہوش سے ان کی بات) سنتے اور عقل وفکر سے کام لیتے تو آج ہم ان میں شامل نہ ہوتے جو بھڑکتی آگ کی دوزخ میں ڈالے جانے والے ہیں۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾

11-لہٰذا، وہ(اس طرح عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر) اپنی بُرائیوں کا اعتراف کرلیں گے جو ان کے پیچھے لگی رہتی تھیں۔(لیکن اس سے کیا فائدہ) وہ توان بھڑکتی ہوئی آگ والے دوزخیوں میں شامل ہو چکے جو ہر طرح کی خوشگواریوں اورسرفرازیوں سے دُور کردیے گئے ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾

12-(ان کے برعکس) وہ لوگ جو بغیر دیکھے اپنے نشوونما دینے والے(کے اُن قوانین سے) ڈرتے ہیں (جو بُرے اعمال کی وجہ سے کسی کو اپنی گرفت میں لے لینے والے ہوتے ہیں) تو ان کے لئے تباہیوں سے بچ جانے کا سامان ہے (مغفرۃ)۔(اورنتیجہ یہ ہوتا ہے) کہ انہیں بہت بڑے صلے سے نوازا جاتا ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾

13- مگر(یادرکھو کہ زبان سے اقرار کرکے اور دل سے اللہ کے احکام وقوانین کے خلاف عمل کرکے، اللہ سے بہتر صلہ نہیں مل سکتا) کیونکہ تم لوگ اپنی بات چھپا کرکہو یا اسے بلند آواز میں کہو، وہ بہر حال سینوں میں پیدا ہونے والے تاثرات تک کا مکمل علم رکھتا ہے(اس لئے اسے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا)۔

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ ع 1 14 1

14-(ذرا غور کرو اور سوچو) کہ جس نے تمہیں درست توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کرر کھا ہے تو کیا وہ ہی تمہارے بارے میں مکمل علم نہیں رکھے گا؟(یقیناً اسے ہی ہر طرح کا علم ہے)۔اس کی نگاہ بڑی باریک بین ہے اور

وہ ہر بات سے باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ‌ ؕ وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ‏ ﴿۱۵﴾

15-(چنانچہ) اسی اللہ نے زمین کو قوانین میں جکڑ کر تمہارے لئے ایسا کر دیا کہ وہ تمہارے تابع فرمان ہے۔ اور اس سے مقصد یہ ہے کہ تم اس کے راستوں پر چلو پھرو (اور زندگی کی نشو ونما کا سامان حاصل کرنے کے لئے تگ ودو کرتے رہو اور پھر) اس رزق میں سے کھاؤ (پیو)۔ (مگر یاد رکھو کہ سب کچھ سمیٹ کر نہ بیٹھ جانا) کیونکہ تمہیں حیاتِ تازہ لیے اسی کی طرف جانا ہے (اور جا کر حساب دینا ہے، 38/26)۔

ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوۡرُۙ‏ ﴿۱۶﴾

16-(لہٰذا، اس پر بھی غور کرو کہ کائنات میں کس قدر طاقتور قوتیں سرگرمِ عمل ہیں، 64/1 لیکن) کیا تم بے خوف ہو کہ جو آسمان میں (تباہ و برباد کر دینے والی قوتیں موجود ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی تمہاری طرف اگر رخ کر لے تو) وہ تمہیں زمین میں دھنسا کے رکھ دے اور یکا یک یہ زمین جھکولے کھانے لگے؟

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يُّرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا‌ ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ كَيۡفَ نَذِيۡرِ‏ ﴿۱۷﴾

17-اور کیا تم بے خوف ہو (اور تم نے کبھی غور وفکر نہیں کیا کہ) جو آسمان میں (مہیب اور تباہ کر دینے والی قوتیں سرگرمِ عمل ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی تمہاری طرف رخ کر لے،) اور وہ تم پر پتھر بھیج دے (تو تم کیا کر لو گے)؟ بہر حال، تم بہت جلد جان جاؤ گے کہ ہم جو تمہیں غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کیا کرتے تھے تو اس کا مطلب کیا تھا؟

(**نوٹ**: یہ آیت آگاہی دیتی ہے کہ خلاؤں فضاؤں میں لاتعداد پتھر ہیں جو انسان پر سزا کے طور پر یا ویسے ہی تخریبی قوت کے طور پر زمین پر گر سکتے ہیں)۔

وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ‏ ﴿۱۸﴾

18-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں نے بھی (اسی طرح ہماری طرف سے نازل کردہ آگاہی کو) جھوٹا سمجھا تھا۔ (چنانچہ اب تم ان کی سرگزشتوں پر غور کر کے دیکھ لو کہ) ہماری باتوں سے انکار کرتے رہنے کے نتیجے میں ان پر کیا گزری، (67/8,9,10)۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ‌ ؕ‌ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ‌ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ ۢ بَصِيۡرٌ‏ ﴿۱۹﴾

19-(ان تمام حقائق کے باوجود، انکار کرنے والے نازل کردہ آگاہی کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ بہر حال، ان سے پوچھو کہ) کیا انہوں نے اپنے اوپر (فضا کی وسعتوں میں) اڑنے والے پرندوں کو نہیں دیکھا (کہ اتنے وزن کی چیزیں فضا

میں کیسے معلق رہ سکتی ہیں۔ مگر کیا انہوں نے انہی پرندوں کو اپنے پر) پھیلاتے اور سکیڑتے نہیں دیکھا۔ (کبھی انہوں نے غور کیا کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ یاد رکھو) انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں تھام سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر شے پر نگاہ رکھے ہوئے ہے (یعنی اللہ کے قوانین ہر شے پر طاری ہیں جس کی وجہ سے وہ سرگرمِ عمل ہے)۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝۲۰

20-(اب بتاؤ! کہ اللہ کے قوانین کو جھوٹا سمجھ کر ان کے خلاف سرکشی کرنے سے اگر تم پر تباہی آجائے) تو پھر بھلا وہ کون سا لشکر تمہارے پاس ہے جو رحمٰن کے سوا تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ (اصل بات یہ ہے کہ) نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین سے انکار کرنے والے دھوکے اور خود فریبی میں مبتلا ہیں (غرور)۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝۲۱

21-(اے نوع انسان! سوچو اور غور کرو کہ اگر اللہ زمین کی وہ صلاحیت ختم کر دے جس کی وجہ سے رزق پیدا ہوتا ہے، تو تم کیا کر لو گے؟ اس لئے انکار کرنے والوں سے پوچھو کہ) بھلا وہ کون ہے جو تمہیں زندگی کی نشو ونما کا سامان (رزق) عطا کر رہا ہے۔ اگر وہ اپنا یہ رزق روک لے (تو تم کیا کر لو گے؟ لیکن ان کی سمجھ میں یہ باتیں نہیں آسکتیں)۔ کیونکہ ایسے لوگ اپنی سرکشی اور نفرت کے گھیرے میں آچکے ہوتے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۲۲

22-لہٰذا (ان سے پوچھو کہ) ایک شخص وہ ہے جو منہ کے بل گرتا ہوا چلا جا رہا ہے (اور دوسرا وہ ہے) جو درست راہ پر منزل کی طرف درست طریقے سے چلا جا رہا ہے (ان دونوں میں برابر صحیح و متوازن راستے پر چلتا رہنے والا کون ہے؟ اور کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں)۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳

23-(لہٰذا) ان سے کہو! کہ یہ وہی اللہ ہے جو تمہیں بتدریج ترقی دیتا جا رہا ہے (انشا) اور اسی نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں بنائیں اور جذبات واحساسات کی صلاحیتیں عطا کیں (فواد) (تاکہ تم بتدریج ترقی کرتے چلے جاؤ۔ بہرحال، ان سب صلاحیتوں کا) مگر تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو یعنی تم اِن صلاحیتوں کو بہت کم اِستعمال میں لاتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴

24-(اور یہ بھی) ان سے کہو کہ! یہ وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں ہر طرف پھیلا دیا (مگر اس کے باوجود، قیامت کے دن) تم سب اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

25-اور (ان کے سامنے جب بھی کائنات اور زندگی کے حقائق رکھے جاتے ہیں تو یہ انکار کرنے والے بجائے انہیں تسلیم کرنے کے) کہنے لگ جاتے ہیں! کہ اگر تم واقعی سچ کہتے ہو (تو جس قیامت کے دن کے بارے میں تم ہم سے بار بار اللہ کے وعدے کا ذکر کرتے ہو، تو یہ بتاؤ کہ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾

26-ان سے کہو! کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے (کہ قیامت کب طاری ہوگی)۔ مگر (میری ذمہ داری) اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تمہیں صاف صاف آگاہ کردوں کہ تمہاری غلط روش کا نتیجہ تباہ کن ہوگا۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾

27-(اس وقت تو یہ اس قیامت کے لئے اتنی جلدی مچا رہے ہیں) مگر جب وہ اسے نزدیک آتا دیکھیں گے (تو غم کے مارے) ان لوگوں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر رکھا ہو گا۔ تب ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ (قیامت) جسے تم آوازیں دے دے کر بلایا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

28-(اور ان سے یہ بھی) کہو! کہ کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا! کہ اگر اللہ مجھے اور ان لوگوں کو جو میرے ساتھ ہیں، ہلاک کردے یا ہمیں اپنی مدد ورہنمائی سے نشوونما دیتا ہوا کمال تک لے جائے (تو ہم کیا کر سکتے ہیں کیونکہ یہ سب اسی کے اختیار میں ہے۔ اور ہم اس کی ان سب سچائیوں کو تسلیم کرتے ہیں) مگر جو لوگ ان سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں تو انہیں غم والم پیدا کرنے والی سزا سے کون بچائے گا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾

29-ان سے کہو! کہ ہم جس اللہ پر ایمان لاتے ہیں یہ وہی رحمٰن ہے۔ لہٰذا، اسی پر ہم نے ہر طرح کا اعتماد کر رکھا ہے۔ چنانچہ تم بہت جلد جان جاؤ گے کہ کون ہے جو صاف طور پر غلط راستے پر چل رہا ہے (اور کون ہے جو صحیح راستے پر چل رہا ہے)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ع 2 16 2

30-(اور اے نوعِ انسان! تمہاری آگاہی کے لئے بات یہاں سے شروع کی گئی تھی کہ اگر زمین کی رزق دینے والی صلاحیتیں ختم کردی جائیں اور تمہارا رزق روک لیا جائے 67/15,21، تو تم کیا کرلو گے۔ بہرحال، اس بات کو سمجھانے

کے لئے ان سے) کہو! کہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر تمہارا پانی (جو تمہاری نشو ونما اور زندگی کا ذریعہ ہے) وہ (زمین) کے نیچے ہی نیچے اتر جائے (اور وہ اوپر آ ہی نہ سکے تو) پھر کون ہے جو تمہارے پاس بہتے ہوئے پانی (کی ندیاں و دریا لے آئے ۔ اور پھر تم کیسے رزق پیدا کر سکو گے اور تم پانی کے بغیر کب تک زندہ رہ سکو گے) ۔